49821 ـ شادی سے قبل ہی طلاق دینے کی صورت میں عورت کے حقوق

سوال

میں نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا ہے اور جاننا چاہتی ہوں کہ اگر شادی کی تکمیل سے قبل ہی خاوند طلاق دے دے تو بیوی کے حقوق کیا ہونگے جبکہ خاوند اسے مالی طور پر بھی تنگی میں چھوڑ دے، کہ عورت کے پاس نہ تو مال ہو اور نہ ہی کوئی ملازمت کرتی ہے.
مجھے خاوند نے کہا کہ میں ملازمت ترک کر دوں اور مجھ سے اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میری مالی مدد کریگا اور اپنے ساتھ اپنے ملك بھی لے کر جائیگا، پھر تین ماہ بعد اچانك اس نے ای میل کے ذریعہ طلاق بھیج دی!! اور دلیل یہ دی کہ اس کو ویزہ نہیں ملا، اور مجھے بغیر کسی مال کے ہی چھوڑ دیا اور نہ ہی کسی مسلمان خاندان کے پاس چھوڑا، اور کہنے لگا:
اللہ کی قسم اگر تمہیں مال کی ضرورت ہوئی تو میں تمہیں مال بھیجوں گا، لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بھیجا لہذا اس شخص پر میرے کیا حقوق ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میں آپ کے سوال میں اس مسلمان کا لہجہ پڑھ رہا ہوں ـ میرا خیال ہے ـ جو اپنے دین حق پر بغیر کسی طمع و لالچ کے ایمان لایا ہے اور اسے دین کے علاوہ کوئی غرض نہیں.

اور میں آپ کے سوال میں یہ بھی پڑھ رہا ہوں کہ ان شاء اللہ آپ کا نفس مطئمن ہے اور آپ دل اللہ پر ایمان رکھتا اور اس میں عقیدہ راسخ ہے جس میں کسی بد عمل کا عمل اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اور اسلام کی طرف منسوب کی بد اخلاقی کوئی اثرانداز نہیں ہوتی.

جی ہاں بندے کو اس وقت بہت ہی برا محسوس ہوتا ہے جب دیکھتا ہے کہ کچھ مسلمان افراد نہ تو اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ لین دین اور معاملات کرنے اسلامی تعلیمات کا خیال رکھتے ہیں، بات چیت میں سچائی کی بجائے جھوٹ اور وعدہ پورا کرنے کی بجائے بےوفائی اور معاہدہ کی پاسداری کی بجائے غدار کا ارتکاب کرتے ہیں حالانکہ وہ کتاب اللہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان بھی تلاوت کرتے ہیں:

اے ایمان والو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈر جاؤ اور سچائی اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ التوبۃ (119).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كيے ہوئے وعدہ كو پورا كرتے ہيں اور معاہدے كو نہيں توڑتے الرعد (20).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور اپنے وعدہ كو پورا كرنے والے جب وہ وعدہ كريں البقرۃ (177).

اور وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان بھى سنتے ہيں:

" منافق كى تين نشانياں ہيں: جب بات كرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ كرتا ہے تو وعدہ خلافى كرتا ہے، اور جب اس كے پاس امانت ركھى جائے تو امانت ميں خيانت كرتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (33) صحيح مسلم حديث نمبر (59).

بلاشك و شبہ آج مسلمانوں كے حالات ميں بہت زيادہ تبديلى آ چكى ہے وہ ايسے نہيں رہے جيسا كہ ان كو ہونا چاہيے تھا.

ليكن اس كے باوجود نااميدى نہيں ہونى چاہيے كيونكہ اس امت محمديہ ميں قيامت تك خير پائى جاتى ہے.

اور مومن شخص كو جو مصيبت و تكليف آتى ہے وہ اللہ كى جانب سے ايك آزمائش ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كيا لوگوں نے يہ گمان كر ركھا ہے كہ ان كے صرف اس دعوے پر كہ ہم ايمان لائے ہيں انہيں بغير آزمائے ہوئے چھوڑ ديا جائيگا العنكبوت (2).

اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ بھى فرمان ہے:

بعض لوگ ايسے بھى ہيں كہ ايك كنارے پر ہو اللہ كى عبادت كرتےہيں، اگر كوئى نفع مل گيا تو دلچسپى لينے لگتے ہيں اور مطمئن ہو جاتے ہيں اور اگر كوئى آفت آ گئى تو اسى وقت منہ پھير ليتے ہيں، انہوں نے دنيا و آخرت كا نقصان اٹھا ليا واقعى يہ كھلا نقصان ہے الحج (11).

اس ليے آپ كو صبر و تحمل سے كام ليتے ہوئے اللہ كى رضا پر راضى ہونا چاہيے اور اللہ كے ہاں اجروثواب كى اميد ركھنى چاہيے.

رہا آپ كے اس پر حقوق كا مسئلہ تو اس سلسلہ ميں گزارش ہے كہ:

طلاق كا ثبوت حاصل كرنا، كيونكہ اى ميل كے ذريعہ طلاق اس وقت شمار ہو گى جب خاوند طلاق دينے كا اقرار كرے.

مزيد آپ سوال نمبر (36761) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

پھر جب طلاق كا ثبوت مل جائے اور آپ كے درميان خلوت ہو چكى ہو تو آپ عدالت كے ذريعہ پورے مہركا مطالبہ كر سكتى ہيں، يا پھر اگر خلوت نہيں ہوئى تو آپ كو نصف مہر ملے گا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كوئى شخص يہ كہے كہ اسے نصف مہر كس طرح مل سكتا ہے، حالانكہ آيت ميں تو جماع اور ہم بسترى پر حكم معلق كيا ہے ؟

بلاشك و شبہ جماع اور خلوت ميں فرق ظاہر اور واضح ہے چنانچہ جماع تو بيوى سے لذت كا حصول اور اس سے استمتاع ہے اور اسكى شرمگاہ كو حلال كرنا ہے، اس ليے وہ مہر كى مستحق ٹھريگى.

ليكن صرف خلوت كرنا جس ميں مكمل عوض كا حصول نہيں يہ كيسے مہر كو واجب كرتا ہے ؟!

جواب ميں ہم يہ كہينگے كہ:

اس مسئلہ ميں اكثر اہل علم اس رائے پر ہيں، اور اس پر صحابہ كرام كا اجماع بيان كيا گيا ہے كہ اگر عورت سے خلوت كرے تو اسے مكمل مہر ديا جائيگا، چنانچہ انہوں نے خلوت كو جماع كى طرح ہى قرار ديا ہے.

اور امام احمد رحمہ اللہ سے ايك روايت بيان كى جاتى ہے كہ جس كو قاعدہ ہونا چاہيے: وہ كہتے ہيں: اس ليےكہ خاوند نے اس سے وہ كچھ حلال كيا ہے جو اس كے علاوہ كسى دوسرے كے ليے حلال نہيں " اھ

ديكھيں: الشرح الممتع (12 / 293).

رہا مسئلہ وعدہ خلافى كا اور آپ كو ملازمت چھڑوا كر آپ كو تنگ كرنے اور تكليف دينے كا اور پھر قسم اٹھا كر قسم كو توڑنے كا تو ان شاء اللہ آپ كو روز قيامت اس پر اجروثواب حاصل ہو گا اور نيكيوں ميں اضافہ كا باعث بنے گا.

واللہ اعلم .